Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.2, Issue.2 (Dec-2024)

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

Urdu Morphology in Linguistic Context: A Research Study

لسانیاتی تناظر میں اردو مارفیمیات: ایک تحقیقی مطالعہ

Mishal Iqbal
M.Phil. Urdu Scholar, Superior University Faisalabad Campus Email:
mishalbasit61@gmail.com
Dr. Azeem Ullah Jundaran
Assistant Professor Department of Urdu, Superior University Faisalabad Campus
aujundran@gmail.com

Abstract:

Morphology, or Morphemics, is a crucial branch of linguistics that focuses on the study of the structure of words and how they are formed. A morpheme, which is the smallest meaningful unit in a language, plays a vital role in this field. It can either be free, meaning it stands alone as a word, like "house," or bound, meaning it must be attached to another morpheme, as in the case of "ness" in "kindness." Morphemes are broadly categorized into two types: inflectional and derivational. Inflectional morphemes modify a word to convey grammatical information such as tense, number, or gender without altering its core meaning, whereas derivational morphemes create entirely new words by changing the meaning or grammatical category of the base word, such as turning "happy" into "happiness."

Scholars such as Iqtadar Hussain, Naseer Ahmad, Khalil Ahmad Saddique, A.S Saddique, and Ali Rafad Fathi have contributed significantly to the exploration of morphemic structures and their significance in various languages. Their work has enriched the understanding of how morphemes function in shaping the syntax and semantics of a language. In the context of Urdu, the study of morphology reveals how words are systematically constructed through prefixes, suffixes, and infixes, following principles similar to those found in other languages. Understanding morphemes and their role in word formation not only aids in linguistic analysis but also provides insight into the historical and cultural evolution of language structures. It helps in exploring the dynamic nature of languages and the ongoing development of vocabulary and grammar.

Keywords: Morphology, Morphemes, Linguistics, Word Structure, Inflectional Morphemes, Derivational Morphemes, Urdu Morphology, Language Evolution, Semantic Structures.

تعارف

مارفیم(Morpheme)

جس طرح اردو قواعد کے دواہم شعبے صرف ونحو ہیں اسی طرح لسانیات میں بھی 'صرفیات' اور 'نحویات' کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ صرفیات کو اردو میں "مارفیمیات" بھی کہا جاتا ہے، جبکہ انگریزی زبان میں اس کے لیے "مارفولوجی" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔پروفیسر گیان چند جین "عام لسانیات" میں مارفیم کی تعریف کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

"مارفیم چھوٹی سے چھوٹی با معنی اکائی ہوتی ہے۔مارفیم ایک چھوٹے سے چھوٹا جزو ہے۔"(۱)

مارفیمیات میں الفاظ کی ساخت، اس کے اصول و قواعد اور اس کے استعمال سے بحث ہوتی ہے۔مارفیم ایک ایسی اکائی ہے جس سے ہیئت اور مواد کے بیچ ایک رشتہ ہوتا ہے۔ لفظ میں ایک یا ایک سے زائد مارفیم ہوتے ہیں، جیسے "گھر"، "میز"، "کرسی" واحد مارفیم ہیں، جبکہ "ہوشیار" اور "روزگار" دو مارفیموں کے مجموعے ہیں۔ "ہوشیار" میں "ہوش" اور "یار"، اسی طرح "روزگار" میں "روز" اور "گار" کا مجموعہ ہے۔

مارفیموں کے ان مجموعوں میں لغوی معنی تلاش کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ مارفیم کے معنی لغت کے معنی نہیں، بلکہ ہیئت اور مواد کے بیچ کسی نہ کسی رشتے کا پایا جانا کافی ہے۔ "ہوشیار" اور "روزگار" میں "یار" اور "گار" لاحقے ہیں جو مادے کے ساتھ مل کر معنی پیدا کرتے ہیں۔ دراصل مارفیم زبان کی لفظی اعتبار سے چھوٹی سے چھوٹی اکائی ہے۔ بعض صورتوں میں مارفیم کی دیگر شکلیں استعمال ہوتی ہیں، جنہیں ایلومارف کا نام دیا جاتا ہے۔ مارفیم کے تناظر میں عتیق احمد صدیقی کا بیان ہے کہ:۔

"ارفیم سب سے چھوٹی اکائی ہے جو قواعد کے اعتبار سے قابل اعتنا ہو اور مارفیم صرف ایک فونیم ہو سکتا ہے۔"(۲)

کیمبرج ڈکشنری کے مطابق مارفیمیات کی تعریف کچھ یوں ہے:۔

"Morphology is the study of word form of the structure of words."(۳)

گویا مارفیمیات لفظوں کی تشکیل اور ساخت کا علم ہے

علی رفاد فتحی نے "اردو لسانیات" میں لفظوں کا مارفیمی تجزیہ دو اصولوں پر بنایا ہے:

1. تصریفی(Inflectional)
2. اشتقاقی(Derivational)

تصریف اور اشتقاق، صرفیات کے بنیادی اصول ہیں۔ تصریفی عمل لفظوں کے اجزائے کلام میں تبدیلی کا سبب نہیں بنتا، یعنی کسی

اسم پر تصریفی عمل کے بعد بھی وہ اسم ہی رہتا ہے،اسی طرح صفت پر تصریفی عمل کے بعد بھی وہ صفت ہی رہتی ہے۔اسم میں تعداد، جنس اور حالتوں میں تبدیلی تصریفی عمل کی مثالیں ہیں، مثلاً:

مرغ+ا=مرغا(اسم مذکر)

مرغ+ی=مرغی (اسم مونث)

مرغ+یاں=مرغیاں(اسم مونث کی جمع)

مرغ+یوں=مرغیوں(جمع،حالتِ اضافت)

گویالفظ "مرغ" کولاحقوں کی مدد سے مذکر سے مونث اور واحد سے جمع بنایا گیا ہے۔چونکہ یہ لاحقے اجزائے کلام میں کسی قسم کی تبدیلی پیدا نہیں کرتے، لہٰذا انہیں تصریفی لاحقے کہا جائے گا۔اشتقاقی عمل، لفظ کے اجزائے کلام میں تبدیلی کا سبب بن جاتا ہے، یعنی اس میں صفت، اسم میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

علی رفاد فتحی نے اپنی کتاب ''اردو لسانیات'' میں اشتقاق کے بارے میں لکھا ہے کہ:۔

''اشتقاق لفظ سازی کا سب سے کارآمد اصول ہے۔اشتقاقی عمل کو اشتقاق کے عمل میں مستعمل سابقوں، لاحقوں اور وسطیوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔''(۴)

مارفیم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ اس کی بدولت ایک لفظ کو دوسرے لفظ سے منفرد اور نمایاں بنایا جا سکتا ہے۔مارفیمیات، مسائل اور مباحث کے حوالے سے انگریزی ماہر لسانیات ڈینیئل جونز کا نام بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ ڈینیئل جونز مارفیمیات کو گرامر کا اہم حصہ سمجھتے ہیں۔ان کے نزدیک:

''لفظ ایک یا ایک سے زائد مارفیموں پر بھی مشتمل ہو سکتا ہے، جیسے 'بلی' ایک لفظ ہے اور ایک مارفیم پر مشتمل ہے، جبکہ 'کامیابی' بھی ایک لفظ ہے لیکن تین مارفیموں 'کام'، 'یاب' اور 'ی' پر مشتمل ہے، جس میں 'کام' آزاد مارفیم ہے، جبکہ 'یاب' اور 'ی' پابند مارفیم ہیں۔''(۵)

مارفیم کو دو زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1. آزاد مارفیم
2. پابند مارفیم

ایکس فورڈ ڈکشنری کے مطابق آزاد مارفیم:

"Those morphemes that can stand alone as words are called free morphemes,

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

e.g., boy, food, school, etc. (٦)

یعنی وہ مارفیم جو کسی دوسرے لفظ کے بغیر خود مختار طور پر استعمال ہو سکتے ہیں، آزاد مارفیم کہلاتے ہیں، جیسے: لڑکا، کھانا، اسکول وغیرہ۔

آزاد مارفیم کے بارے میں ''عام لسانیات'' میں اس کی تعریف یوں ملتی ہے:۔

''آزاد مارفیم وہ اکائی ہے جو آزادانہ طور پر استعمال ہوتی ہے اور کسی اور مارفیم کی پابند نہیں ہوتی۔''(٧)

اسی طرح ''عام لسانیات'' میں پابند مارفیم کی بھی تعریف موجود ہے:۔

''پابند مارفیم وہ بامعنی اکائی ہے جو معنوی سطح پر تو ایک علیحدہ اکائی ہوتی ہے، لیکن صرفی و نحوی سطح پر اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی، یعنی وہ آزادانہ طور پر استعمال نہیں ہو سکتا۔''(٨)

کیمبرج ڈکشنری کے مطابق پابند مارفیم کی تعریف کچھ یوں ہے:۔

"The morphemes that occur only in combination are called bound morphemes." (٩)

یعنی وہ مارفیم جو صرف کسی دوسرے لفظ کے ساتھ مل کر استعمال ہو، پابند مارفیم کہلاتے ہیں۔

تاہم، پابند مارفیم لفظوں کے جوڑنے سے وجود میں آتا ہے، گویا ایسے الفاظ خود سے معنی نہیں رکھتے۔ مارفیمیات، لسانیات کی وہ شاخ ہے جس میں بامعنی لسانی اکائیوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ لسانیات میں مارفیمیاتی مطالعے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے کیونکہ مارفیمیات کسی زبان کے صرفی اصولوں اور ان کی ذیلی اقسام کا جائزہ لیتی ہے۔

عام طور پر لسانیات سے لاعلمی اور کم واقفیت کی بنا پر صرفیات اور مارفیمیات کو الگ الگ تصور کیا جاتا ہے۔ دراصل، صرفیات اور مارفیمیات لسانیات کی ایک ہی شاخ کے دو نام ہیں۔ مارفیمیات میں عام طور پر حروف کا مطالعہ کیا جاتا ہے، اور اس میں سابقوں اور لاحقوں کے کردار اور ان کے اثرات کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ پاکستان اور بھارت کے متعدد ماہرینِ لسانیات نے مارفیمیات کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ان ماہرینِ لسانیات میں ڈاکٹر گیان چند جین، علی رفاد فتحی، نصیر احمد خان، اقتدار حسین، خلیل احمد صدیقی، ابواللیث صدیقی اور ایس اے صدیقی کے نام شامل ہیں۔ مذکورہ بالا ماہرینِ لسانیات کے مارفیمیات سے متعلق مباحث کا اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر گیان چند جین ایک نامور محقق، شاعر، ادیب، ماہرِ لسانیات اور تنقید نگار کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ اردو زبان وادب کی خدمت میں گزارا۔ ڈاکٹر گیان چند نے ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں میں صدرِ شعبہ کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ ڈاکٹر گیان چند جین نے مارفیمیاتی مسائل و مباحث کی توضیح و تشریح عام لسانیات کی صورت

میں کی۔''عام لسانیات'' کا پانچواں باب مارفیمیات یا صرفیات کے نام سے تحریر کیا گیا، جس میں مارفیمی اصطلاحات کے بارے میں آگاہی فراہم کرتے ہوئے ان کی ساخت کو واضح کیا گیا ہے، جبکہ ''عام لسانیات'' کا تیرھواں باب مارفیمی تبدیلی کے لیے مختص کیا گیا ہے۔مارفیمیاتی مباحث کے سلسلے میں ڈاکٹر گیان چند جین نے مارفیمیاتی مطالعہ کرنے سے پہلے لفظ کی تعریف کی ہے:۔

''لفظ ایک ایسی اصطلاح ہے جو مارفیمیات کی حد تک غیر معین ہے، جسے حتی الامکان معروف رکھنے کی ہدایت کی جاتی ہے، لیکن اس کے بغیر مارفیمیات کا مطالعہ بھی ممکن نہیں۔خود مارفیمیات کی تعریف لفظ کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔''(۱۰)

بعد ازاں مارفیم کے بارے میں ڈاکٹر گیان چند جین لکھتے ہیں:۔

''مارفیمیات، مارفیم کی ساخت کا مطالعہ کرتی ہے، کیونکہ مارفیمیات میں صرف مارفیم کی ساخت ہی نہیں، بل کہ مارفیموں کے باہم تعلق،ان کے وقوع وغیرہ کا بھی مطالعہ کیا جاتا ہے۔''(۱۱)

گویا مارفیمیات، لفظوں کی ساخت کا مطالعہ کرتی ہے کہ کس طرح باہمی ملاپ سے الفاظ وجود میں آتے ہیں۔

علی رفاد فتحی کا شمار مشہور ہندوستانی ماہرین لسانیات میں ہوتا ہے۔انہوں نے لسانیات سے متعلقہ مختلف شعبہ جات، مارفیمیات، اردو مارفیمیات، صوتیات، فنیمیات کے اصول و قواعد پر تفصیلی بحث کی ہے۔انہوں نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں "شعبہ لسانیات" میں صدر شعبہ کے فرائض بھی انجام دیے ہیں۔علی رفاد فتحی کو خود بھی معروف اور قابل تحسین ماہرین لسانیات کی شاگردی کا شرف حاصل رہا ہے۔ان کے اساتذہ کرام میں پروفیسر عبدالعظیم، پروفیسر مسعود حسین خان، ڈاکٹر مرزا خلیل احمد بیگ، ڈاکٹر اقتدار حسین جیسے نامور ماہرین لسانیات کے نام شامل ہیں۔

مارفیمیاتی مسائل و مباحث کے سلسلے میں ان کی مشہور کتاب ''اردو لسانیات'' ہے۔اس کا پانچواں باب "اردو صرف" کے نام سے تحریر کیا گیا ہے۔اس باب میں مارفیمیات کے بنیادی اصول و قواعد کو بیان کیا گیا ہے۔لسانیات میں مارفیمیات کی ضرورت، اہمیت اور افادیت کا ذکر کرتے ہوئے علی رفاد فتحی رقم طراز ہیں:۔

''صرف، لسانیات کے مستقبل اور بعض اعتبار سے ایک اہم شعبہ ہے۔صرف، لفظ کی ساخت کا مطالعہ پیش کرتا ہے۔صرف، لسانیات کا وہ اہم شعبہ ہے جس کے ذریعے لفظ اور جملے کا لسانی مطالعہ پیش کیا جاتا ہے۔''(۱۲)

اس طرح، صرف لسانیات کا اہم ترین شعبہ ہے جو لفظ اور جملے کے درمیان لسانیاتی رشتہ قائم کرتا ہے اور لفظوں کی ساخت کا

لسانی نقطہ نظر پیش کرتا ہے۔ لفظ کے مطالعے کے لیے مختلف انواع و طریقہ کار اپنائے جا سکتے ہیں۔ اس امر کی وضاحت علی رفاد فتحی نے یوں بیان کی ہے:۔

"اردو لفظ کتاب، کتابیں یا کتابوں کے درمیان اگر ہم کوئی فرق نہیں کرتے ہیں تو یہ طریقہ لفظیات کے زمرے میں آتا ہے، لیکن اگر ہماری توجہ کتاب سے کتابیں بنانے کے صرفی اصولوں پر ہوتی ہے تو مطالعہ صرف یا مارفیمی مطالعہ ہوگا۔"(۱۳)

گویا مارفیمیات کا تعلق ساخت سے ہے اور اس میں ساخت ہی کے امور زیر مطالعہ لائے جاتے ہیں۔ لسانیاتی شعبے میں نصیر احمد خان کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ لسانیات کے سلسلے میں انہوں نے جو نمایاں خدمات انجام دی ہیں، ان کی بدولت آج بھی ان کا نام بڑا اہم ہے۔ نصیر احمد خان نے اپنی کتاب "اردو ساخت کے بنیادی عناصر" میں یہ شکوہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ہمارے ہاں لسانیات سے متعلق جو کتب اردو میں دستیاب ہیں وہ زیادہ تر انگریزی تصانیف کا ترجمہ ہیں۔

اردو لسانیات کے حوالے سے نصیر احمد خان کی درج ذیل تصانیف قابل ذکر ہیں:

اردو ساخت کے بنیادی عناصر

اردو لسانیات

اردو مارفیمیات نیز مارفیمی مسائل و مباحث کے سلسلے میں نصیر احمد خان کی تصنیف "اردو ساخت کے بنیادی عناصر" زیادہ اہم ہے۔ نصیر احمد خان نے اس کتاب کے باب چہارم میں صرفی و نحوی افادیت کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے۔ جس میں مارفیمیات سے متعلقہ تمام مباحث کو سمیٹنے کی کوشش کی گئی ہے۔ نصیر احمد خان نے صرف میں تصریف کا ذکر سب سے پہلے کیا ہے۔ انہوں نے تصریف کی وضاحت یوں بیان کی ہے:۔

"تصریفی زبانوں میں مادوں سے سابقے یا لاحقے جوڑ کر الفاظ بنائے جاتے ہیں۔ سرمایہ الفاظ میں اضافے کا یہ آسان اور بہترین طریقہ ہے۔"(۱۴)

پس، سابقے اور لاحقے اردو زبان میں الفاظ کی خوبصورتی اور ان میں اضافے کا کام انجام دیتے ہیں۔ صرفی انفرادیت کو نصیر احمد خان نے تین حصوں میں بیان کیا ہے، جن میں سب سے پہلے سابقے، لاحقے کو بیان کیا گیا ہے۔ اقتدار حسین خان کا شمار بھی بھارت کے نامور ماہرین لسانیات میں ہوتا ہے۔ لسانیات کے حوالے سے انہوں نے جو گراں قدر خدمات انجام دی ہیں، ان میں لسانیات کی شاخوں "مارفیمیات اور تشکیلات" کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اقتدار حسین نے "اردو صرف و نحو" کے مقدمہ میں

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ اردو میں لسانیات سے متعلق کتب کی قلت ہے۔ جو کتابیں لکھی گئی ہیں وہ بھی اس معیار پر پوری نہیں اتر تیں کہ لسانیات کے بنیادی مسائل اور مباحث کو واضح کر سکیں۔ اقتدار حسین خان کے نزدیک اردو میں لسانیات کی جو کتب دستیاب ہیں وہ عام طور پر ان لوگوں نے لکھی ہیں جو اردو زبان و ادب سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اردو ادب سے رغبت کی وجہ سے عام طور پر وضاحت و صراحت کے لیے اشعار کی مثال دیتے ہیں جو کہ اردو لسانیات کے لیے کسی طور پر بھی مناسب نہیں۔

اقتدار حسین کے نزدیک ایک بڑی خامی یہ بھی ہے کہ اردو لسانیات میں مثالیں دیتے وقت اردو الفاظ کے علاوہ دیگر زبانوں کے الفاظ، مثلاً انگریزی اور ہندی کے الفاظ کو بھی شامل کر لیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے طالب علم یا اسکالرز غلط نتائج تک پہنچ جاتے ہیں۔ اقتدار حسین خان نے ایک اہم نقطے کی طرف بھی توجہ مبذول کروائی ہے کہ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض مصنف اپنی کتابوں کی ضخامت کو بڑھانے کے لیے ایسے موضوعات کا انتخاب کرتے ہیں جو یا تو غیر متعلقہ ہوتے ہیں یا پھر پہلے لکھے جا چکے ہوتے ہیں۔ ان کے اس عمل سے کتاب کا حجم تو بڑھ سکتا ہے، لیکن موضوعات میں ربط و تسلسل برقرار نہیں رہتا۔ مقدمہ میں اقتدار حسین خان نے اس بات کا بھی اعتراف کیا ہے۔

درج بالا نقائص سے بچنے کی حتی الامکان کوشش کی ہے۔ جہاں تک ممکن ہو سکا، اقتدار حسین نے اپنے مارفیمیاتی مباحث کو "اردو صرف و نحو" اور "لسانیات کے بنیادی اصول" کی کتب میں واضح کیا ہے۔ "اردو صرف و نحو" میں پہلے پانچ ابواب مارفیمیات کے نام سے تحریر کیے گئے ہیں۔ پہلے باب کا نام "مارفالوجی (تشکیلات)" رکھا گیا ہے۔ دوسرے باب میں "مارفیم اور اس کی اقسام" پر بحث کی گئی ہے۔ تیسرے باب میں "مارفیم اور ذیلی مارفیم" کا ذکر کیا گیا ہے۔ چوتھے باب میں "مارفیم کی شناخت کے اصول" پر روشنی ڈالی گئی ہے، جبکہ پانچویں باب میں "تصریف اور اشتقاق" کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اقتدار حسین نے اپنی کتاب "لسانیات کے بنیادی اصول" کے چوتھے باب میں صرف میں گرامر کے حوالے سے الفاظ کی بناوٹ اور ان کی تشکیل کے مختلف قواعد پیش کیے ہیں۔ اقتدار حسین خان "اردو صرف و نحو" میں مارفیم اور مارفیمیات کی وضاحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:۔

> "مارفالوجی، لسانیات کی وہ شاخ ہے جس میں ہم کسی زبان کے چھوٹے سے چھوٹے بامعنی لسانی روپ کا مطالعہ کرتے ہیں۔"(۱۵)

پس، مارفالوجی زبان کا چھوٹے سے چھوٹا بامعنی جزو ہے۔ پاکستان میں مارفیمیاتی مباحث کے حوالے سے جن ماہرین لسانیات نے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں، ان میں خلیل احمد صدیقی کا نام سرِ فہرست ہے۔ انہوں نے درج ذیل تصانیف میں اردو لسانیات کے مباحث کو قلم بند کیا ہے:۔

i. زبان کیا ہے

ii. زبان کا ارتقا

iii. سانی مباحث

iv. آوازشناسی

درج بالا کتب میں خلیل احمد صدیقی نے لسانیات سے متعلقہ معلومات کو بڑی محنت اور ذہانت سے مرتب کیا ہے۔ وہ واضح کرتے ہیں کہ اردو لسانیات کے سلسلے میں مغربی لسانیات کے علم و فنون سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ خلیل احمد صدیقی علم میں عدم قطعیت کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک، اگرچہ اردو لسانیات اور مارفیمیات کے سلسلے میں مغربی علوم سے استفادہ کیا گیا ہے، لیکن یہ ضروری نہیں کہ ان کے خیالات و نظریات کو حرفِ آخر کی حیثیت حاصل ہو۔ بلکہ، مختلف ماہرین لسانیات نے اپنے علوم و فنون اور تجزیے کی بنیاد پر نت نئی راہیں ہموار کی ہیں۔ خلیل احمد صدیقی مارفیمیاتی مباحث کے ضمن میں رقم طراز ہیں:۔

"سائنسی موضوعات پر لکھی گئی کتابیں کاملاً اطمینان بخش نہیں ہو سکتیں کیونکہ وہ علم کی روز افزوں پیش رفت کے ہم رکاب نہیں رہ سکتیں، اور ان میں کسی نہ کسی طرح لکیر کے فقیر ہونے کا امکان رہ جاتا ہے۔ اس لیے مجھے یہ امید ہے کہ میری اس کتاب کا کوئی قاری بھی کسی اعتبار سے اسے مارفیمی پہلوؤں کی حتمی تشریح نہ سمجھے گا اور نہ ہی اس میں پیش کیے گئے زاویوں کو ابدی اور قطعی قرار دے گا، بلکہ میرے اس علمی کام کو متعلقہ مواد کا نامکمل مجموعہ ہی ٹھہرائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب کارآمد خطوط پر تحقیقی اجتہاد اور مفید اضافے کی ترغیب دلا سکے۔"(۱۶)

مارفیمیات کے سلسلے میں خلیل احمد صدیقی کا منفرد کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے لسانیات میں مارفیمیات سے متعلق مختلف ماہرینِ لسانیات کے خیالات و نظریات کو قلم بند کیا ہے، نیز اپنی ذاتی رائے کا اظہار بھی کیا ہے۔ خلیل احمد صدیقی "مارفیم" کے ابتدائی تصور کے حوالے سے بھرتری ہری کی رائے کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"صوتی اکائی میں جو اجزائے ترکیبی نظر آتے ہیں، ان کا آزادانہ وجود نہیں ہوتا۔ آوازیں جو کلموں میں شامل ہوتی ہیں، وہ علیحدہ علیحدہ ہونے کی صورت میں کوئی معنی نہیں رکھتیں۔ جملوں سے الگ ان کا کوئی مستقل وجود نہیں ہوتا۔ ویدوں میں بھی جملوں ہی کو پہلے مرکزِ توجہ بنایا جاتا رہا ہے۔"(۱۷)

خلیل احمد صدیقی، امریکی ماہرِ لسانیات بلوم فیلڈ کے حوالے سے مارفیم کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں

کہ:-

"بلوم فیلڈ لسانی روپوں کو آزاد روپ یا ہیئت اور پابند روپوں کو تابع ہیئت میں تقسیم کرتے ہیں۔"(۱۸)

خلیل احمد صدیقی کے نزدیک:

"سب سے چھوٹی با معنی اکائی مارفیم کا درجہ رکھتی ہے۔ یہ اکائی آزاد اور پابند دونوں روپ میں ہو سکتی ہے۔ تابع روپ کو "تشکیلیہ" اور متن کو "مارفیم" قرار دیا گیا ہے۔ مارفیم ہیئت کی ادنیٰ ترین اکائی ہے۔ جس طرح صوتی روپ با معنی ہو کر انسانی روپ بن جاتا ہے، اسی طرح مارفیم با معنی ہو کر قواعدی روپ اختیار کر لیتا ہے۔ یعنی ہیئت کی سب سے چھوٹی با معنی اکائی اور قواعدی روپ کی سب سے چھوٹی با معنی اکائی مارفیم ہے۔"(۱۹)

پس، سب سے چھوٹی اکائی کو مارفیم کہا جاتا ہے، جس کی مزید تقسیم ممکن نہیں ہوتی۔ خلیل احمد صدیقی مزید لکھتے ہیں:-

"مارفیم گرامر کی سب سے چھوٹی اکائی ہے، جو آزاد روپ کی حیثیت سے کلمہ بھی ہو سکتی ہے اور تابع روپ کی حیثیت بھی رکھ سکتی ہے۔ جو مارفیم اپنے طور پر تنہا استعمال نہیں ہو سکتا، وہ کسی بالذات روپ کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے۔"(۲۰)

اس طرح یہ بات سامنے آتی ہے کہ مارفیم گرامر کی وہ بنیادی اکائی ہے جو تنہا کوئی معنی نہیں دیتی۔

ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، نامور پاکستانی محقق، نقاد، ماہرِ تعلیم اور لسانیات کے ماہر کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ انہوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے اپنے مارفیمیات سے متعلقہ نقطۂ نظر کی وضاحت "جامع القواعد" میں کی ہے۔ "جامع القواعد" کا چھٹا باب، بعنوان "صرف اور اس کے مباحث"، بالخصوص مارفیم کی تعریف و توضیح، اردو صوتیات کی تعداد، اردو مصوتوں اور مصمتوں کے تذکرے اور اردو میں رکنوں کی ساخت کے لیے مختص ہے۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے باب کا آغاز مصوتوں اور مصمتوں کے ذکر سے کیا ہے۔ اکثر قواعد نویسوں نے "صوت" کا استعمال جن معنوں میں کیا ہے، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کے خیال میں وہ گمراہ کن اور مبہم ہے۔

ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کے مطابق:-

"صوتیہ آواز یا صوت کا وہ اقل ترین جز ہے جس کا مزید تجزیہ یا تفسیر ممکن نہ ہو۔ اور یہ اقل ترین جزا گر فرق پیدا کر دے، تو وہ معنی کی تفہیم میں مددگار ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، "بل" اور "پل" کے ان دو کلمات میں تین تین عناصر موجود ہیں۔ آخر کے دو

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

عناصر یکساں ہیں، مگر "ب" اور "پ" کا یہ اقل ترین فرق ان دونوں کلمات میں تفریق اور تفہیم کا باعث ہے۔ یہ فرق مفرد ہے اور مزید تجزیے کی گنجائش نہیں رکھتا۔"(۲۱)

پس، صوتیہ آواز کی وہ سب سے چھوٹی اقل ترین اکائی ہے جس کی مزید تقسیم ممکن نہ ہو۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے مختصر مگر جامع انداز میں مارفیمیاتی مسائل اور مباحث پر بات کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اجمالی جائزہ پیش کیا ہے۔ صوتیات کی توضیح و تشریح کے ساتھ ساتھ اردو میں صوتی مجموعوں کا تفصیلی تذکرہ بھی ان کے ہاں ملتا ہے۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے کلمے اور لفظ کے فرق کو تفصیل سے مثالوں کے ذریعے واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے یہ بات بھی واضح کی ہے کہ اردو میں بے معنی اور بامعنی دونوں طرح کے الفاظ اہم ہیں۔

پاکستانی ماہرینِ لسانیات میں ایس اے صدیقی کا نام بھی صرفیات اور مارفیمیات کے حوالے سے قابل ذکر ہے۔ انہوں نے لسانیات سے اپنی دلچسپی کا اظہار اپنی کتاب "اردو اور لسانیات" میں کیا ہے۔ لسانیات سے ان کی رغبت اور شغف کی بنا پر انہوں نے کتاب "ادب اور لسانیات" لکھی، جس میں انہوں نے مارفیمیات کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی۔ ان کے مطابق، لسانیاتی مطالعے کے لیے مارفیمیات سے واقفیت ضروری ہے۔ ایس اے صدیقی نے مارفیمیات سے متعلقہ معلومات، مسائل اور مباحث کو اپنی کتاب "ادب اور لسانیات" میں قلم بند کیا ہے۔ ان کی یہ کتاب مارفیمیاتی مسائل اور مباحث کو سمجھنے میں بہت معاون ہے۔ ایس اے صدیقی مارفیم کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

"مارفیم ایک ایسا لفظ ہے جو "مارفیا" سے اپنی مشابہت کی وجہ سے نہ صرف عجیب و غریب بلکہ سنسنی خیز معلوم ہوتا ہے۔ یہ انگریزی میں لسانیات کی وہ اصطلاح ہے جو زبان کے صَرفی مطالعے میں کام آتی ہے۔ اس لیے 'صرفیہ' اس کا مناسب ترجمہ ہو سکتا ہے، مگر 'صرف' زیادہ دور تک ہمارا ساتھ نہیں دیتا، اس لیے مصلحتاً 'مارفیم' ہی کو اصطلاح کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔"(۲۲)

ایس اے صدیقی نے مارفیمیاتی مباحث کی وضاحت کرتے ہوئے مارفیم اور اردو مارفیم کا اجمالی جائزہ پیش کیا ہے۔ انہوں نے جامع انداز میں مارفیمیاتی مسائل اور مباحث پر گفتگو کی اور اپنے خیالات کو واضح کیا۔ انہوں نے اسم کی دو حالتیں بیان کی ہیں: حالتِ فاعلی اور غیر فاعلی۔ مزید برآں، انہوں نے سات اضافی حالتوں کو تفصیل سے بیان کیا، جن میں مذکر، مؤنث، واحد اور جمع کی نشاندہی بھی کی ہے۔ انہوں نے نہ صرف اردو مارفیم کا تفصیلی جائزہ پیش کیا، بلکہ اردو مارفیمیات میں موجود مصوتوں اور مصمتوں کی

صوتی خصوصیات پر بھی تبصرہ کیا۔

مختصراً، اردو میں مارفیمیاتی مسائل اور مباحث کا مجموعی جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مارفیمیات کے مسائل اور مباحث اس قدر پیچیدہ اور مبہم ہیں کہ ایک ہی خطے میں رہنے والے لوگوں کے خیالات اور نظریات میں بعض مسائل کے حوالے سے اختلاف پایا جاتا ہے۔ اگرچہ خیالات وافکار میں اختلاف فطرت کا خاصہ ہے، لیکن مارفیمیات کے سلسلے میں یہ اختلاف عام قارئین اور نئے آنے والے محققین کے لیے الجھن کا باعث بنتا ہے۔

نتائج تحقیق:

مارفیمیات زبان کے مطالعے میں ایک اہم شعبہ ہے جو الفاظ کی سب سے چھوٹی بامعنی اکائیوں کو تجزیہ کرتا ہے۔ اس تحقیق میں مارفیم کی اقسام اور اس کے مختلف پہلوؤں کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے، جس میں آزاد اور پابند مارفیم، تصریفی اور اشتقاقی عمل شامل ہیں۔ آزاد مارفیم وہ ہوتا ہے جو بذات خود معنی رکھتا ہے، جیسے "کتاب"، جبکہ پابند مارفیم کسی دوسرے لفظ کے ساتھ مل کر معنی پیدا کرتا ہے، جیسے "کتابوں" میں "وں" کا اضافہ۔ تصریفی عمل میں لفظ کی حالت یا عدد میں تبدیلی آتی ہے، جبکہ اشتقاقی عمل میں لفظ کا نوعیت بدلتا ہے، جیسے "علم" سے "عالم" بننا۔ مارفیمیات کے ان اصولوں کا مطالعہ زبان کے گرامر کو بہتر سمجھنے میں مدد دیتا ہے اور لسانی تجزیے کو زیادہ واضح کرتا ہے۔

اس تحقیق میں پاکستان اور بھارت کے لسانیاتی ماہرین جیسے ڈاکٹر گیان چند جین، نصیر احمد خان، اور خلیل احمد صدیقی کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا گیا ہے، جنہوں نے اردو اور دیگر زبانوں کے مارفیمیاتی ڈھانچے پر گہری تحقیق کی ہے۔ ان ماہرین کی تحقیق نے زبان کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مارفیمیات نہ صرف لفظوں کی ساخت کو سمجھنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے، بلکہ یہ زبان کی تبدیلیوں اور اس کے ارتقاء کی عکاسی بھی کرتی ہے۔ اس تحقیق سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مارفیمیات کا تجزیہ ہمیں زبان کی گہرائیوں میں جا کر اس کے اندر چھپے معنوں کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتا ہے، اور اس کے اصولوں کا استعمال زبان کے مختلف شعبوں میں کیا جا سکتا ہے۔

سفارشات

1. مارفیمیات کو اردو کے تعلیمی نصاب میں زیادہ اہمیت دی جانی چاہیے تاکہ طلباء زبان کی ساخت اور بامعنی اجزاء کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

2. لسانی تحقیق کی ترویج کی ضرورت ہے تاکہ اردو اور دیگر مقامی زبانوں کے مارفیمیاتی ڈھانچے کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔
3. محققین کو مارفیمیات پر مزید مطالعاتی منصوبے شروع کرنے چاہئیں تاکہ زبانوں کی ترقی اور تبدیلی کے عمل کو تجزیہ کیا جا سکے۔
4. زبان سیکھنے اور تدریس کے عمل میں مارفیمیات کے اصولوں کا انضمام اہم ہوگا، خاص طور پر ترجمہ اور لغوی تجزیہ کے عمل میں۔
5. پاکستان اور بھارت کی مقامی زبانوں کے مارفیمیاتی پہلوؤں پر زیادہ تحقیق کی ضرورت ہے تاکہ ان زبانوں کی نوعیت اور ترقی کے نئے زاویے سامنے آئیں۔
6. مارفیمیات کے مواد کو ڈیجیٹل شکل میں تبدیل کرنے سے اس کے وسیع پیمانے پر پھیلاؤ میں مدد ملے گی اور عالمی سطح پر اس شعبے کو مزید پذیرائی حاصل ہوگی۔

حوالہ جات

۱ گیان چند جین، ڈاکٹر، ''عام لسانیات''، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، ۱۹۷۵ء ، ص:۱۹۳
۲ عتیق احمد صدیقی، ''توضیحی لسانیات (ایک تعارف)''، قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، نئی دہلی، ۱۹۷۸ء ، ص:۶۲
۳ Website: Cambridge Dictionary مورخہ ۱۲ اکتوبر ۲۰۲۰، وقت ۸:۳۰ شام
۴ علی رفاد فتیحی، ''اردو لسانیات''، قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، نئی دہلی، ۲۰۱۳ء، ص:۹۳
۵ خلیل احمد صدیقی، ''لسانی مباحث''، زمرد پبلی کیشنز، کوئٹہ، ۱۹۹۱ء، ص:۲۰۴
۶ Website: Oxford Dictionary، مورخہ ۱۳ اکتوبر ۲۰۲۰، وقت:۶:۰۰ شام
۷ گیان چند، ڈاکٹر، ''عام لسانیات''، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، ۱۹۷۵ء ، ص:۲۰۰
۸ ایضاً، ص:۲۰۰
۹ Website: Cambridge Dictionary مورخہ ۱۳ اکتوبر ۲۰۲۰، وقت:۲:۰۰ دوپہر
۱۰ گیان چند جین، ڈاکٹر، ''عام لسانیات''، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، ۱۹۷۵ء ، ص:۲۱۰
۱۱ ایضاً، ص:۲۱۱
۱۲ علی رفاد فتیحی، ''اردو لسانیات''، قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، نئی دہلی، ۲۰۱۳ء، ص:۱۲
۱۳ ایضاً، ص:۹۳
۱۴ نصیر احمد خان، ''اردو ساخت کے بنیادی عناصر''، اردو محل پبلی کیشنز، دہلی، ۱۹۹۱ء، ص: ۳۴

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

۱۵ اقتدار حسین خان، ''اردو صرف و نحو''، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، ۱۹۸۵ء ص:۲۱۱

۱۶ خلیل احمد صدیقی، ''لسانی مباحث''، زمرد پبلی کیشنز، کوئٹہ، ۱۹۹۱ء ، ص:۲۰۴

۱۷ ایضاً، ص:۲۰۵

۱۸ ایضاً، ص:۲۰۷

۱۹ ایضاً، ص:۲۰۸

۲۰ ایضاً، ص:۲۰۹

۲۱ ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر ''جامع القواعد''، مکتبہ جدید پریس، لاہور، ۱۹۱۱، ص:۲۲۵

۲۲ ایس اے صدیقی، ''ادب اور لسانیات''، ادارہ اشاعت اردو، بھوپال، ۱۹۹۱ء، ص:۱۱

References

- Jain, G. C. (1975). *Aam Lisanayat* [General Linguistics]. Development Urdu Bureau, New Delhi, p. 193.
- Siddiqui, A. A. (1978). *Tawzeeh-i Lisanayat (Ik Taaruf)* [Explanatory Linguistics (An Introduction)]. National Council for the Promotion of Urdu Language, New Delhi, p. 62.
- Cambridge Dictionary. (2020, October 12). Retrieved at 8:30 PM from https://www.cambridge.org/dictionary
- Fathi, A. R. (2013). *Urdu Lisanayat* [Urdu Linguistics]. National Council for the Promotion of Urdu Language, New Delhi, p. 93.
- Siddiqui, K. A. (1991). *Lisan-i Mubahas* [Linguistic Discussions]. Zamarad Publications, Quetta, p. 204.
- Oxford Dictionary. (2020, October 13). Retrieved at 6:00 PM from https://www.oxforddictionary.com
- Jain, G. C. (1975). *Aam Lisanayat* [General Linguistics]. Development Urdu Bureau, New Delhi, p. 200.
- Ibid., p. 200.
- Cambridge Dictionary. (2020, October 13). Retrieved at 1:00 PM from https://www.cambridge.org/dictionary
- Jain, G. C. (1975). *Aam Lisanayat* [General Linguistics]. Development Urdu Bureau, New Delhi, p. 210.
- Ibid., p. 211.

- Fathi, A. R. (2013). *Urdu Lisanayat* [Urdu Linguistics]. National Council for the Promotion of Urdu Language, New Delhi, p. 12.
- Ibid., p. 93.
- Khan, N. A. (1991). *Urdu Saakht ke Bunyadi Ansar* [Basic Elements of Urdu Structure]. Urdu Mahal Publications, Delhi, p. 34.
- Khan, I. H. (1985). *Urdu Sarf-o-Nahv* [Urdu Morphology and Syntax]. Development Urdu Bureau, New Delhi, p. 211.
- Siddiqui, K. A. (1991). *Lisan-i Mubahas* [Linguistic Discussions]. Zamarad Publications, Quetta, p. 204.
- Ibid., p. 205.
- Ibid., p. 207.
- Ibid., p. 208.
- Ibid., p. 209.
- Siddiqui, A. B. (1911). *Jami'-ul-Qawa'id* [Comprehensive Grammar]. Maktabah Jadeed Press, Lahore, p. 225.
- Siddiqui, S. A. (1991). *Adab aur Lisanayat* [Literature and Linguistics]. Idara-e-Ishaat Urdu, Bhopal, p. 11.